



سوال

(646) دو مسجدوں کے درمیان انگلی سے اشارہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس وقت میرے سامنے ”الاعتصام“ کا شمار نمبر ۲۱، جلد: ۵۵، کا صفحہ ۱۳ ہے۔ اس میں دو مسجدوں کے درمیان ”انگلی سے اشارہ کے متعلق آپ نے فرمایا کہ اشارہ نہیں کرنا چاہیے۔

شیخ عبدالعزیز نورستانی صاحب نے لکھا ہے کہ: ”حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”ثُمَّ جَلَسَ... ثُمَّ أَشَارَ بِسَبَابَتِهِ، وَوَضَعَ الْإِبْهَامَ عَلَى الْوُاسِطِي وَقَبَضَ سَائِرَ أَصَابِعِهِ...“ (مسند احمد: ۳۱۷، واسنادہ صحیح، صلواص: ۳۹) مسند احمد بن حنبل، رقم: ۱۸۸۵۸

نیز الشیخ حافظ عبدالمنان صاحب نورپوری کی کتاب ”احکام و مسائل“ (جلد اول، ص: ۱۹۳، ۱۹۳، ۱۹۵) میں حسب ذیل احادیث ہیں جن سے ”بین السجدين اشارہ بسبابۃ“ کا ثبوت پیش کیا گیا ہے۔

۱۔ عن ابن عمر أن النبي ﷺ كان إذا جلس في الصلوة... باسطنما علينا، صحیح مسلم، باب صفۃ الجلوس في الصلوة، وكيفيته... الخ، رقم: ۵۸۰

۲۔ عن علي بن عبد الرحمن العاصمي أنه قال: رأيتني عبد الله بن عمر، وأنا أعبث بالحصى في الصلوة، فلما انصرف - بتاني - قال: اصنع، كما كان رسول الله ﷺ يصنع - قلت: وكيف كان رسول الله ﷺ يصنع؟ قال: كان إذا جلس في الصلوة وضع كفه اليمنى على فخذه اليسرى، وقبض أصابعه كلها، وأشار بأصبعه التي تلي الإبهام ووضع كفه اليسرى على فخذه اليسرى، صحیح مسلم، باب صفۃ الجلوس في الصلوة، وكيفيته... الخ، رقم: ۵۸۰

(الفاظ ”إذا جلس في الصلوة“ سے استدلال ہے۔)

۳۔ وضع الإبهام على الوسطى، وقبض سائر أصابعه، ثم سجد - رواه احمد عن وائل، ۳۱۷، وبلوغ الأمانی جز: ۳، ص: ۱۳۹، وروى نحوه أبو داود

۴۔ عن عبد الله بن زبير قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قعد يدعو، وضع يده اليمنى على فخذه اليسرى، ويده اليسرى على فخذه اليسرى، وأشار بأصبعه السبابة، ووضع إبهامه على إصبعه الوسطى، ولم يغم كفه اليسرى ركبته، صحیح مسلم، باب صفۃ الجلوس في الصلوة، وكيفيته وضع اليدين على الفخذين، رقم: ۵۷۹

نیز علامہ نورپوری نے اس مسئلہ میں جناب البانی رحمہ اللہ کے موقف (کہ اشارہ درست نہیں ہے) کے مقابلہ میں عبدالعزیز نورستانی صاحب کے موقف (کہ ”مسند احمد“ کی مرفوع حدیث عن وائل، ص: ۳۱۷، کی رو سے یہ عمل درست و ثابت ہے) کو درست قرار دیا ہے۔ (احکام و مسائل: ۱۹۵/۱)

سوال یہ ہے کہ آپ اپنی تحقیق سے آگاہ فرما کر ممنوع فرمائیں کہ صحیح موقف کونسا ہے؟



الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول اللہ، أما بعد!

جو لوگ دو سجدوں کے درمیانے جلسے میں تحریک سبابہ (انگلی بلانے) کے قائل ہیں۔ ان کا استدلال دو طرح سے ہے :

۱۔ اُن عمومی احادیث سے، جن میں نماز میں بیٹھنے کی حالت میں سبابہ (شہادت والی انگلی) کو حرکت دینے کا ذکر ہے۔ جس طرح حضرت وائل، حضرت ابن عمر، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبد ا۔ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے مروی احادیث میں ہے۔ جب کہ دیگر روایات میں تشہد میں بیٹھنے کی قید موجود ہے۔ اس لیے مطلق کو مقید پر محمول کیا جائے گا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ابن زبیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، کہ :

‘إِذَا أُطْلِقَ فِي الْأَعَادِيثِ الْجُلُوسُ فِي الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ تَقْيِيدٍ، فَالْمُرَادُ بِهِ جُلُوسُ التَّشَهُّدِ الْبَارِي: ۳۱۰/۲، باب من لم ير التشهد الاول واجبا

’جب احادیث میں بحالت نماز مطلق بیٹھنے کا ذکر ہو، تو اس سے مراد تشہد میں بیٹھنا ہوتا ہے۔‘

جس طرح ”سنن نسائی“ میں ان الفاظ میں باب قائم کیا گیا ہے: ‘مَوْضِعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْجُلُوسِ لِلتَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ’ پھر اس کے تحت حضرت وائل کی حدیث بیان کی ہے۔ سنن النسائی، باب مَوْضِعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْجُلُوسِ لِلتَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ، رقم: ۱۱۵۹

اس حدیث میں ‘جُلُوسٌ لِلتَّشَهُّدِ’ کی تصریح نہیں۔ اس کے باوجود امام صاحب کا فہم یہ ہے، کہ یہاں ‘جلوس بین السجدتین’ نہیں، بلکہ ‘تشہد’ کا جلوس مراد ہے۔

حضرت عبد ا۔ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی حدیث پر امام بیہقی رحمہ اللہ نے ”سنن کبریٰ“ (۱۳۲/۲) میں یوں باب باندھا ہے: ‘بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ هَذَا مَوْضِعُ الْيَدَيْنِ فِي التَّشَهُّدَيْنِ جَمِيعًا۔‘

۲۔ البتہ مصنف عبد الرزاق (۶۸/۲) میں حضرت وائل کی روایت میں تحریک سبابہ کے بعد ‘نُحْمٌ سَجْدٌ’ کے الفاظ ہیں۔ اس میں عبد الرزاق، عن الثوری، عن عاصم منفرد ہے اور محمد بن یوسف فریابی کے مخالفت ہے۔ جب کہ وہ حضور و سفر میں ثوری رحمہ اللہ کا مصاحب تھا۔ اس نے حدیث کے آخر میں سجدے کا ذکر نہیں کیا اور عبد ا۔ بن ولید نے اس کی متابعت کی ہے۔ اس بناء پر حدیث کے اخیر میں ‘نُحْمٌ سَجْدٌ’ عبد الرزاق کا وہم ہے۔ اس بارے میں سماحہ الشیخ ابن باز اور علامہ البانی کا موقف بھی یہی ہے، کہ ‘نُحْمٌ سَجْدٌ’ کے جملے میں عبد الرزاق کو وہم ہوا ہے۔ جملہ روایات بھی اسی بات پر متفق ہیں، کہ انگلی کا اشارہ پہلے اور دوسرے تشہد میں ہے۔ یہی مسلک درست ہے۔ (وا تعالیٰ اعلم)

هذا عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 558

محدث فتویٰ